REGD No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۱۱ فتح ۱۳۳۷ھ ش ‖ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۲۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معمول سے کہیں بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔ اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں میں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو طاقت و ہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

سرکاری محکموں کی تنظیم نو کیلئے مرکز میں با اختیار کمیٹی کا تقرر

صوبوں میں بھی اعلیٰ اختیارات والی ایسی ہی کمیٹیاں قائم کی جائینگی

کراچی ۱۰ دسمبر۔ مرکزی حکومت نے اعلیٰ اختیارات والی ایک کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کیا ہے۔ جو تمام سرکاری محکموں میں کارکردگی کو بہتر بنانے کے متعلق اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ اس کمیٹی میں چھ ارکان ہوں گے۔ اور اس کے صدر مسٹر جی احمد مقرر کئے گئے ہیں۔ دونوں صوبوں کی حکومتوں سے بھی کہا گیا ہے۔ کہ وہ اسی طرح کی کمیٹیاں قائم کریں۔ مرکزی حکومت کی مقرر کردہ اس کمیٹی کو نظم و نسق کی از سر نو تنظیم کرنے والی کمیٹی کا نام دیا گیا ہے۔ یہ کمیٹی ایسی سفارشات پیش کرے گی۔ جن کے تحت سرکاری محکموں میں کارکردگی کو بہتر بنایا جائے گا۔ کسی معاملے میں تاخیر نہیں ہونے دی جائے گی اور موجودہ عملہ سے اس طریق پر کام لیا جائے گا کہ سرکاری کام جلد از جلد تکمیل کو پہنچ جایا کرے گا۔

اس کمیٹی کی پیش کردہ سفارشات متعلقہ وزارتوں کو بھیج دی جائیں گی۔ اور جب وہ ان پر صاد کر دیں گی۔ تو سرکاری محکموں کی تنظیم نو کے متعلق کمیٹی کی آخری رپورٹ کا انتظار کئے بغیر انہیں عملی صورت دے دی جائیگی۔

کابینہ سکرٹریٹ کے پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت تمام سرکاری محکموں میں کارکردگی کو بہتر بنانے اور ہر معاملے کو بلا تاخیر مکمل کرنے کے متعلق سفارشات پیش کرنے کی غرض سے اسی نوع کی کمیٹیاں قائم کریں۔

"جب تک حالات کی مکمل اصلاح نہیں ہوتی مارشل لا قائم رہے گا"

مشرقی پاکستان کے ناظم مارشل لا میجر جنرل امراؤ خاں کا بیان

ڈھاکہ ۱۰ دسمبر۔ مشرقی پاکستان کے ناظم مارشل لا میجر جنرل امراؤ خاں نے کل ایک نشری تقریر میں کہا کہ جب تک ہمارے گھر کی مکمل اصلاح نہیں ہو جاتی۔ مارشل لا نہیں اٹھایا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ بہتر کارکردگی کا معیار برقرار رکھنے اور اپنی سماجی و اقتصادی زندگی کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے مارشل لا قائم رکھنا ملک کی اہم ترین ضرورت ہے۔

میجر جنرل امراؤ خاں نے کہا۔ سول نظم و نسق کی مشینری کو معیاری رکھنے کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہم اناج کے معاملے میں خود کفیل ہوں۔ اس میدان میں حصول کامیابی کے بعد ہمارے نصف مسائل حل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم غربت کی لعنت کا قلع قمع کر سکیں گے۔ میجر جنرل امراؤ خاں نے عوام کو مشورہ دیا۔ کہ وہ زیادہ اناج پیدا کرنے اور زرعی معیشت کو بہتر بنانے کی طرف زیادہ توجہ مبذول کریں۔

حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن

لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آنکھ کا اپریشن آج مورخہ ۱۰ دسمبر بروز بدھ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کریں گے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اڑھائی کروڑ ڈالر حاصل کرے گا

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ایک اعلان کے مطابق پاکستان آئندہ بارہ ماہ کے دوران اس فنڈ سے ۲½ کروڑ ڈالر کے برابر رقم حاصل کرے گا۔

سمگلروں کو پناہ دینے پر دس سال قید

قصور ۱۰ دسمبر۔ مقامی مجسٹریٹ مسٹر اے بی گل نے کل ایک شخص حاجی باگا کو دس سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ اس پر الزام یہ تھا کہ وہ سمگلروں اور سرحد پر مویشی چرانے والوں کو پناہ دیتا تھا۔ اور ان کی امداد کرتا تھا۔

نئی عراقی حکومت کے خلاف سازش

بغداد ۱۰ دسمبر۔ مصر کی مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق عراقی وزیر اعظم بریگیڈیر عبدالقاسم نے اعلان کیا ہے کہ نئی عراقی حکومت کے خلاف ایک سازش ناکام بنا دی گئی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ دسمبر

اسلامی احکام کی نوعیّت

الفضل کی ایک گزشتہ حالیہ اشاعت میں ہم نے اسلام کے مخصوص مسائل میں سے بعض کا ذکر کیا تھا۔ ان مسائل سے ہمارا مطلب صرف اس قدر ہے کہ دوسرے مذاہب نے ان مسائل پر لفظ ہر کوئی خاص زور نہیں دیا۔ اگرچہ اسلام نے ہر ایک اخلاقی مسئلہ کو اپنے خاص رنگ میں رنگ دیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے جو مذاہب ہیں ان میں ان اخلاقی باتوں کی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ اسلام نے ہر ایسی تعلیم کو تفصیلات تک مکمل صورت میں پیش کیا ہے۔ اسلام کی خوبی یہ ہے۔ کہ وہ دوسرے مذاہب کی طرح جستہ جستہ نیک اعمال کی تلقین نہیں کرتا۔ اور نہ وہ جستہ جستہ برائیوں کو چھوڑ دینے کو کہتا ہے بلکہ اسلام نے اخلاق کو ایک منظم صورت میں پیش کیا ہے۔ اور نہ صرف معروف کا حکم دیتا۔ اور منکر سے روکتا ہے۔ بلکہ انسانی اعمال کے ہر درجہ کی نشان دہی کرتا ہے۔ اور معروف کے کرنے کے لئے آسان ذرائع بتاتا ہے اور منکر سے بچنے کے لئے ان تمام باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جو منکر کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور ان سے بچنے کی ہدایت دیتا ہے۔ پہلے تو صرف یہ کہا گیا تھا کہ "تم زنا نہ کرو"۔ مگر اس کے متعلق کوئی مزید بات نہ کہی گئی۔ اس کے بعد کہا گیا۔ کہ جو غیر عورت کی طرف بری نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ بھی زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ لیکن اسلام نے یہ حکم دیا کہ غیر عورت کی طرف قطعاً دیکھنا ہی نہ چاہیئے۔ نہ اچھی نظر سے نہ بری نظر سے

پہلی دونوں صورتیں صرف جرم کو بیان کرتی ہیں۔ اس سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں بتاتیں۔ پہلے صرف زنا کو جرم بتایا گیا اور پھر بتایا گیا کہ صرف یہ فعل ہی جرم نہیں۔ بلکہ بری نظر سے دیکھنا بھی اس جرم میں آتا ہے۔ باقی اس جرم سے بچنے کے کیا طریقے ہیں۔ اس کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا۔ اسلام نے بتایا کہ یہ انسانی طبیعت پر بوجھ ہے۔ کہ اس کو یہ تو کھلی چھٹی ہو۔ کہ وہ عورتوں کو دیکھے اور برا خیال نہ کرے۔ یعنی ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

دنیا میں ایسے صرف چند ہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو اس کی پابندی کر سکتے ہوں۔ لیکن عام انسان سے ایسی توقع رکھنا غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ جو انسانی فطرت کو بہتر سمجھتا ہے۔ وہ اتنا بار انسان پر نہیں ڈال سکتا۔ خاصکر موجودہ دور میں تو ایسا ناممکن ہے۔ چنانچہ جن ملکوں میں پردہ کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور مرد اور عورتیں بلا روک ٹوک میل جول کرتے ہیں۔ بدکاری کی راہیں اس حد تک بڑھ گئی ہیں۔ کہ ان کے ملکوں کے حساس لوگ چیخ اٹھے ہیں۔ اسی طرح شراب خوری کی دیگر برائیاں تو الگ رہیں۔ سب سے بڑی برائی اس کی یہ ہے کہ انسان شرم و حیا کے حدود سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر اعداد و شمار جمع کئے جائیں۔ تو ان لوگوں میں بے حیائی زیادہ پائی جائیگی۔ جو شراب کے عادی ہیں۔ جوا اور سود خوری بھی بلاواسطہ نہ سہی بالواسطہ بدکاری کا ذریعہ بنتے ہیں۔ چنانچہ ایک ہندو کا لطیفہ مشہور ہے۔ کہ اس کو کسی نے گوشت کھاتے دیکھا چونکہ اکثر ہندوؤں میں گوشت خوری سے پرہیز کی جاتی ہے۔ اس نے تعجب ظاہر کیا اور پوچھا کیا آپ گوشت کھا لیتے ہیں۔ جواب دیا ہاں جب کبھی شراب پی ہوتی ہے۔ تو گوشت کھا لیتا ہوں۔ سائل نے اور بھی تعجب سے پوچھا۔ کیا آپ شراب بھی پی لیتے ہیں۔ کہنے لگا ہاں جب جوئے میں مال ہاتھ آتا ہے۔ تو شراب بھی پی لیتا ہوں۔ سائل نے اور بھی حیرت سے پوچھا۔ کیا آپ جوا بھی کھیلتے ہیں۔ کہنے لگا۔ ہاں جب کبھی چوری میں مال ہاتھ لگے تو جوا بھی کھیلتا ہوں۔ سائل کو اب آگے سوال کرنے کی ہمت نہ رہی۔ اور خاموش ہو کر رہ گیا۔ یہ تو برائیوں کا ایک سیدھا سادھا تسلسل ہے۔ لیکن آج یورپ اور اسکے مقلد ممالک کے حالات بتاتے ہیں۔ کہ بے پردگی اور عورت مرد کے بے روک ٹوک میل ملاپ سے گناہ کس قدر ترقی پر ہے۔

یہ تو بدکاری سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور عام انسانی فطرت کے مطابق ہے فضا کو اس طرح مصفا کر کے اسلام آگے یہ حکم دیتا ہے۔ کہ نماز قائم کرو۔ اور نماز کی ایک صفت یہ بتائی ہے۔ کہ

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکر

یعنے نماز انسان کو فحشاء سے محفوظ کرتی ہے۔ پردہ برائی سے بچنے کے لئے ظاہر طریقہ ہے۔ سوائے محرمات کے عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے سے الگ رہنے۔ اور ایک دوسرے کی زینت دیکھنے سے روکا گیا ہے۔ تاکہ گناہ کے مبادیات کو ہی دبا دیا جائے۔ اور آگے نہ بڑھ سکیں۔ لیکن ابھی پوری صفائی نہیں ہوئی۔ دل کی صفائی کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے نماز پر زور دیا ہے۔ تاکہ دل بھی فحشاء کی طرف مائل نہ ہو۔ اور اگر مائل ہونے لگے۔ تو ذکر الٰہی اس کو روک دے۔ جب ایک انسان دل سے پنج وقت نماز پڑھتا ہے۔ تو یقیناً اس کا دل برے خیالات کے مرض سے شفا پاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے پنج وقتہ نماز پر زور دیا ہے بلکہ تہجد اور اشراق کی بھی ہدایات دی ہیں الغرض اسلام صرف یہ حکم نہیں دیتا کہ بدکاری نہ کرو۔ اور نہ صرف اتنا حکم دیتا ہے۔ کہ کسی غیر عورت کی طرف بری نظر سے نہ دیکھو۔ بلکہ وہ بدکاری کے مبادیات سے بھی روکتا ہے۔ اور پردے کا حکم دیتا ہے۔ اور پھر اس کو ذکر الٰہی سے تقویت دیتا ہے۔ یعنے نظر بھی گناہ آلود نہ بناؤ۔ اور دل کو بھی برے خیالوں سے پاک کرو۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز پڑھو۔ اس طرح تمہارا دل گناہ کے خیالات سے پاک ہو جائے گا۔ اور تم اس گناہ کبیرہ سے بچ سکتے ہو۔ جس کو تمام مذاہب نے گناہ بیان کیا ہے۔ اور اس سے بچنے کی ہدایت دی ہے:۔

یہ ہم نے ایک مثال دی ہے۔ اسی طرح اسلام گناہوں سے بچنے کے لئے مفصل ہدایات دیتا ہے۔ وہ صرف احکام نہیں دیتا۔ بلکہ ان کو بجا لانے کے لئے ہر طریقے سے راہ نمائی کرتا ہے۔ اور معاشرے کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ تمام گناہ کس طرح باہم ربط و ضبط رکھتے ہیں۔ اور جب تک اپنی تمام زندگی کے نقطۂ نظر کو اور ہال نہ کیا جائے۔ محض اکا دکا برائی سے بچنے کی کوشش کوئی خاص نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی:۔

ولادت

خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱/۱۲/۵۸ کو دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب نے امۃ الرحیم تجویز فرمایا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس بچی کو ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور اس کا اور اسکے دیگر بہن بھائیوں کا بھی حافظ و ناصر ہو:۔

خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ربوہ

انسانی فطرت کا نفسیاتی مطالعہ

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ)

(۴)

گذشتہ سے پیوستہ قسط میں بتایا جا چکا ہے کہ نظریاتی دلیل کے لحاظ سے نفس لوامہ کو محض ایک کسبی اور عارضی وجود سمجھنا عملی مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ اسلئے یہ نظریہ سائنس کے اصولوں کے مطابق قابل قبول نہیں۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ اس نظریہ کے حق میں واقعاتی شواہد حقیقت اور اصلیت کے لحاظ سے کیا درجہ رکھتے ہیں۔

فرائڈ نے نفس لوامہ کی تخلیق کو خیالی مشابہت قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ خیالی مشابہت سے مراد یہ ہے کہ کسی محبوب شے سے مایوس ہونے کی وجہ سے محبت کرنیوالا اپنے خیال میں ہی ایک محبوب بنا لیتا ہے اور کبھی اپنے آپ کو ہی محبوب سے تشبیہہ دے لیتا ہے۔ اشعار اور غزلیات میں خیالی مشابہت کی عام مثالیں پائی جاتی ہیں مگر یہ خود فریبی بعض اوقات اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ انسان ذہنی طور پر بیمار ہو جاتا ہے۔ تب نفسیاتی علاج کی ضرورت پیش آتی ہے۔

مگر یہ کہنا کہ نفس لوامہ کا وجود بھی خیالی مشابہت کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے حالانکہ نفس لوامہ اپنے روحانی اور ذہنی مضبوط کردار کے لحاظ سے ایک طاقتور اور شعوری امر ثابت ہوتا ہے۔ قابل قبول نہیں ہے۔ چنانچہ فرائڈ نے اس خیال کی کمزوری کا بدیہی الفاظ میں اقرار کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ

"خیالی مشابہت کے نظریہ سے میں خود بھی پوری تسلی نہیں پاتا لیکن اگر آپ نفس لوامہ کو والدین کے اثر و نفوذ کا ایک کامیاب عمل تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں تو پھر یہ نظریہ کسی حد تک قابل قبول ہو سکتا ہے۔"

والدین کے اثر سے فرائڈ یہ مراد لیتا ہے کہ چونکہ اس کے ایک مشہور نظریہ کے مطابق بچہ کی ماں سے محبت شہوانی ہونی چاہیئے۔ اس لئے جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے۔ اگر نر ہو تو والد سے اور اگر مادہ ہو تو ماں سے رقابت کے جذبات بھی پلتے جاتے ہیں جنکو بچہ والدین سے خوف و رجا کے نتیجہ میں دبانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ جذبات آخرکار نفس امارہ کے شعوری حصہ میں نفس لوامہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

Oedipus Complex

یعنی احساس ایڈیپس کو فرائڈ نے ایک یونانی قصہ سے اخذ کیا ہے۔ وہ قصہ اس طرح ہے کہ ایڈیپس کو بچپن میں ہی اس کے والدین نے اس لئے جلاوطن کر دیا تھا۔ کہ نجومیوں کے حساب سے اس نے اپنے بیٹے کے ہاتھوں قتل ہونا تھا۔ ایڈیپس پھرتا پھراتا ایک علاقہ کا بادشاہ بن گیا۔ اتفاق سے اس کے ماں باپ بھی سیر کی غرض سے اس کے علاقہ میں پہنچ گئے ایڈیپس اپنی ماں کو دیکھتے ہی عاشق ہو گیا۔ اور اسکے خاوند کو قتل کروا کے اس سے شادی کر لی مگر جب ملکہ نے آپ بیتی سنائی تو ایڈیپس سمجھ گیا کہ اس نے تو اپنے باپ کو قتل کر کے اپنی ماں سے ہی شادی رچائی ہے اس حرکت سے پشیمان ہو کر ایڈیپس نے اپنی آنکھیں نکلوا دیں۔ اور فقیر بن کر جنگلوں میں پھرتا رہا۔

فرائڈ کا خیال تھا کہ بچے کے دل میں والدین کے خلاف رقابت کا جذبہ پیدا ہونا ایک فطرتی امر ہے۔ جو کہ احساس ایڈیپس کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ گو ایک مدت کے بعد اس کو علم ہو گیا تھا۔ کہ بچہ کی ماں باپ سے اور ماں باپ کی اپنی اولاد سے محبت کی بنیاد شہوانی نہیں ہے بلکہ یہ ایک بے لوث قدرتی لگاؤ ہوتا ہے۔ جس کا تعلق نفس لوامہ سے ہے نہ کہ نفس امارہ سے۔ اور اس نے یہ بھی تسلیم کر لیا تھا کہ اولاد کا والدین سے پیار کرنے کو دوسرا آدمی خود قیاسی کے طور پر شہوانی گردان سکتا ہے۔ اسی غلطی میں اس نے مبتلا ہو کر بچوں کی شہوانی محبت پر تین مضمون لکھ ڈالے۔ جو کافی شہرت رکھتے ہیں۔ گو بعد میں وہ بے لوث محبت کا قائل ہو گیا تھا۔ جو اولاد اور والدین کے علاوہ عبادت۔ بزرگوں کے ادب اور تقلید، وطن اور گھر سے تعلق اور دوستی وغیرہ میں کارفرما ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس کے شہوانی نظریات اور احساس ایڈیپس کی ایجاد مقبول ہو کر شہرت حاصل کر چکی تھی۔ اس لئے بلا واسطہ وہ اس کی تردید کی جرأت نہ کر سکا۔ صرف اشاروں اور کنایوں پر اکتفا کرتا رہا جن کا ذکر گذشتہ قسط میں آچکا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نفس لوامہ کو خیالی مشابہت کے ذریعے احساس ایڈیپس کا ایک مرقع سمجھنا کوئی مضبوط بنیاد نہیں رکھتا بلکہ جیسا کہ اکثر نفسیات کے ماہرین کہتے ہیں۔ یہ ایک جدید قسم کی توہم پرستی ہے۔ مگر ان لوگوں نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا۔ کہ نفس لوامہ کو ایک خود کفیل اور جبلّی لحاظ سے پیدائشی نفس ثابت کرنے میں ممد ہو۔ کیونکہ کم و بیش وہ خود بھی مادہ پرستی کی رو میں بہہ جانے کی وجہ سے خداپرستی اور اخلاق بالا کے منبع کی طرف کماحقہٗ توجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی مذہبی اور اخلاقی کردار سے بھاگنے کے لئے ایک علمی اور سائنسی بہانہ بنا لیتے ہیں۔ اور آخرکار انہیں خسر الدنیا والآخرۃ کا مزہ چکھنا پڑتا ہے۔

اب ہم مشاہدہ اور تجربہ کی ایک ایسی مثال لیتے ہیں۔ جسے ماہر نفسیات ولیم میکڈوگل نے اپنی تصنیف

Abnormal Psychology

میں درج کیا ہے۔ ان مثالوں کو مصنف نے متبادل نفوس کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ

"یہ انتہائی درجہ کی مثالیں ہیں۔ جو نسبتاً کم ملتی ہیں۔ اس لئے علاج وغیرہ کی غرض سے ان کو خاص اہمیّت نہیں دی جاتی مگر انسانی فطرت کو سمجھنے کا یہ ایک بہت کارآمد اور خاص ذریعہ ہیں۔ اور نظریاتی لحاظ سے بہت بڑی دلچسپی کا موجب بھی ہیں۔"

مگر افسوس ہے کہ اس نادر اور نہایت واضح مشاہدہ سے نظریاتی لحاظ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ جبکہ نفسیاتی میدان میں بعض نہایت ہی غیر واضح اور موہوم امور پر نظریات کی بنیاد رکھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ متبادل نفوس کی مثالوں میں دو علیحدہ علیحدہ کردار اور طبیعتوں کے نفوس باری باری ایک ہی وجود پر قبضہ کرتے رہتے ہیں۔ مصنف مذکور ڈاکٹر مارٹن پرنس اور کئی ایک ماہرین نے ایسے کیس دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ایک نفس مجموعی لحاظ سے باغی نفس کا کردار ادا کرتا ہے۔ اور دوسرا متقی نفس کا۔ اس تعین سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں نفوس نفس لوامہ اور نفس امارہ ہی ہیں۔ مگر

اہم ترین حقیقت جو ان مثالوں سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ نفس لوامہ بھی اپنے شعبوں کے لحاظ سے (یعنی شعبہ جات شعوری غیر شعوری اور یادداشت وغیرہ) ایک مکمل اور خود کفیل نفس ہے۔ صرف نفس امارہ ہی ان شعبوں پر مشتمل نہیں ہے جیسا کہ فرائڈ کا خیال تھا۔

پھر خصوصیت کے ساتھ بعض کیس ایسے ہوتے ہیں کہ یوم پیدائش سے صرف نفس لوامہ ہی دل و دماغ کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے اور نفس امارہ ایک لمبے عرصہ تک کلی طور پر بند رہتا ہے۔ جیسا کہ مسٹر تھامس ہانہ کا واقعہ درج ہے کہ وہ بچپن سے ہی سلیح کل اور باخلاق تھا۔ چنانچہ جلد ہی مذہبی شغف میں حصہ لینے کی وجہ سے ایک کامیاب پادری بن گیا۔ مگر جوانی کے عالم میں گرنے کے صدمہ سے بیہوش ہونے کے بعد جب ہوش میں آیا تو ایک نوزائدہ بچہ کی طرح حرکات کرنے لگا۔ بول و براز بھی بستر پر کرتا اور غذا صرف چوسنی کے ذریعہ دی جاتی۔ مگر جلد ہی اس نے بولنا چالنا اور کھانا پینا شروع کر دیا اور تعلیم بھی پھر نئے سرے سے حاصل کی۔ مگر اب وہ پہلے والا تھامس ہانہ نہ تھا۔ بلکہ ایک نہایت ہی شوخ لاپرواہ اور کھلنڈرہ شخصیت کا مالک تھا۔ پہلی جوانی تک تمام تر زندگی کی کسی قسم کی بھی اس کو یادداشت نہ تھی۔ نہ گذشتہ تجربہ کا اس پر کوئی اثر تھا چال ڈھال آواز دستخط اور کردار سب کچھ بے باکانہ اور پہلی زندگی سے بالکل مختلف تھے گویا کسی نے اس پہلے جسم میں پہلی روح نکال کر شیطانی روح ڈال دی ہو۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں اچانک ایک روز پھر پہلی زندگی کے روپ میں آگیا مگر اب اس کو نفس امارہ کے ماتحت زندگی گذارنے کے وقفہ کی قطعاً یادداشت نہ تھی۔ اس کے بعد دونوں نفس باری باری اس پر قبضہ کرتے رہے اور ہر نفس دوسرے نفس کی یادداشت سے محروم ہوتا ہر نفس اسی یادداشت اور طریقہ کار سے زندگی شروع کرتا جو اس نفس کے بند ہونے تک جاری تھی۔ آخر کار دونوں نفسوں کا بیک وقت در کھلنے کی نوبت بھی آگئی۔ تب اس نے بیان کیا کہ اب وہ ان دونوں نفسوں کے تجربہ اور یادداشت کو جانتا ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہے کہ دونوں نفس گو کردار اور مذاق کے لحاظ سے ایک دوسرے کے اضداد ہیں مگر پیدائشی طور پر میرے ہیں۔ پھر اس نے کوشش کر کے جلدی دونوں نفسوں میں تعاون پیدا کرنے کی صورت نکال لی۔ مگر اس کی شخصیت میں کافی تبدیلی پیدا ہو گئی۔

غرض تھامس ہانہ جیسی مثالوں سے یہ امر ناقابل انکار صورت میں واضح ہو جاتا ہے کہ فرائڈ کا گمراہ کن نظریہ کہ نفس لوامہ نفس امارہ کے شعوری شعبہ کا ہی ایک حصہ ہے اور وہ بھی غیر فطرتی شہوانی جذبات کے دب جانے کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے ایک غلط اور حقیقت سے دور خیال ہے۔

ایسے کیس جن میں بچہ کے پیدا ہونے پر صرف ایک ہی نفس کام شروع کرے اور دوسرا بند ہو ہے۔ والدین کی شدید خواہش کے ہپناٹک اثر کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اسی اثر کے ماتحت فرائڈ کا طریقہ علاج بڑی عمر میں بھی نفس لوامہ کو بند کر دیتا ہے یا کمزور کر دیتا ہے۔ مگر پھر بھی ایسے مواقع ضرور پیش آجاتے ہیں کہ بند یا نیم وا نفس لوامہ پورا کھل جائے۔ اور اس طرح کانشنس پورے زور سے کام شروع کر دے اور انسان کو اپنی ہدایت اور اصلاح کی فکر پڑ جائے۔ ورنہ جزا سزا کے لئے ایسے اشخاص پر اتمام حجت نہیں ہو سکتی تھی۔

ماحول کے اثر کے نتیجے میں بھی بچپن میں ہی نفس لوامہ بند ہو جاتا ہے۔ خصوصاً اگر والدین کا سلوک مشفقانہ نہ ہو یا بچہ والدین کی شفقت سے بالکل محروم ہو جائے ایسے بچے نہایت دلیر یا بدمعاش بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو کانشنس سے تھوڑا بہت بھی فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہیں ملتا۔ جیسا کہ یورپ میں نوعمری کے جرائم اب بہت بڑھ گئے ہیں۔ نوعمر لڑکے اور لڑکیاں ایسے بے باک اور بے دردجرم کا ارتکاب کرتے ہیں کہ عادی مجرم بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مگر اس عمر تک کہ ان کا نفس لوامہ خود بخود یا ماحول کے اثر اور تعلیم کی وجہ سے آہستہ آہستہ نہ کھل جائے۔ ان کی درندگی اور غیر انسانی کردار کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے ان کے ماحول کو پیدا کرنے والوں پر ڈالی ہے۔ بلکہ اس جرم کو قتل کے مترادف ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ ایسے بچے یا جوان صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ کا حکم رکھتے ہیں۔ یعنی یہاں تک کہ ان کا نفس لوامہ سے تعلق ہے۔ اس میں انکا اپنا قصور نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے۔ ”اکثر مشرکین شوق سے اپنی اولادوں کو قتل کرتے ہیں جنہوں نے کہ انکا شریک بنا ہوتا ہے۔ اس ڈھنگ میں کہ وہ گمراہی سے ہلاک ہوں اور دین ان کے لئے مشتبہ ہی رہے۔ اگر خدا چاہے تو اس سے روکے جا سکتے ہیں۔ مگر ان کی طرف التفات نہ کرو اور جو بھی وہ افتراء سے کرتے ہیں انہیں کرنے دو“

[سورۃ الانعام ع۱۶]

عاجز نے اس وسیع مضمون اور تحقیق کو بیان کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے۔ مگر پھر بھی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں نفس امارہ اور نفس لوامہ کی جو تشریح و توضیح فرمائی ہے۔ اور پھر نفس امارہ کا نفس لوامہ کی مکمل قیادت میں ایمان باللہ سے جو نفس مطمئنہ کی حالت ہو جاتی ہے اور ہو سکتی ہے۔ اس کی روشنی میں اگر نفسیات کے علم و تجارب کا حقیقی نظر سے مطالعہ کیا جائے تو موجودہ زمانہ کی مادیت نے جو اس پر پردہ ڈال رکھا ہے وہ پاش پاش ہو جاتا ہے اور صحیح انسانی فطرت نظر آجاتی ہے۔

جلسہ سالانہ پر راولپنڈی سے سپیشل ٹرین کا انتظام

جماعت احمدیہ راولپنڈی جلسہ سالانہ کے لئے مورخہ ۲۴ کو پنڈی تا ربوہ ایک سپیشل ٹرین چلانے کا انتظام کر رہی ہے۔ تمام گرد و نواح کی جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے کہ اس سپیشل ٹرین سے ہی سفر کریں۔ نیز احباب کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں کہ ربوہ کا ٹکٹ راولپنڈی اسٹیشن سے ہی خریدیں۔ یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ٹرین میں سفر کرنے والوں سے پسنجر ٹرین کا کرایہ وصول کیا جائے اس کے علاوہ احباب کو ٹکٹ وغیرہ خریدنے اور سفر میں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

ولادت

میری ہمشیرہ امۃ الرشید بیگم نیروبی اہلیہ لئیق احمد صاحب کھوکھر کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ میری دوسری ہمشیرہ بشریٰ صادقہ اہلیہ کبیر احمد صاحب بھٹی نیروبی کو اللہ تعالےٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ دونوں بچوں کے نام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے علی الترتیب ولید احمد اور نعیمہ تجویز فرمائے ہیں

نعیمہ محترم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کی پوتی ہے۔ اور ولید احمد کیپٹن غلام محمد صاحب کھوکھر کا پوتا ہے ــــ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دونوں بچوں کو نیک باقبال اور باصحت زندگی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

صفیہ بھٹی بنت قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نیروبی۔ (مشرقی افریقہ)

درخواست دُعا

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مبلغ ہالینڈ نے اطلاع دی ہے کہ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل کا اپنڈکس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب ان کے اس اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

۲ جماعت لائلپور ربوہ کے پریذیڈنٹ صاحب بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب بھی کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (وکیل التبشیر)

زعماء انصار اللہ کی توجہ کے لئے

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ر فتح کو ختم ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کے زعماء صاحبان اس بات کا جائزہ لے لیں کہ ان کی مجلس اپنا سو فی صدی بجٹ پورا کر چکی ہے اگر کمی ہو تو اسے بقیہ دنوں میں ضرور پورا کر دیں۔ تاکہ مجلس جو مفید کام کر رہی ہے۔ اس میں کسی قسم کی روک پیدا نہ ہو۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

افراطِ زر

(از ممتاز حسن صاحب سیکرٹری وزارت مالیات پاکستان)

آج مجھے آپ سے اس چیز کے متعلق کچھ کہنا ہے جسے اخباروں اور رسالوں میں "افراطِ زر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ انگریزی کے لفظ "انفلیشن" کا ترجمہ ہے اور انگریزی داں حضرات جانتے ہیں کہ اس کے معنے وہ سمجھیں یا نہ سمجھیں یہ لفظ انہیں سننا ضرور پڑتا ہے بلکہ بولنا بھی۔ رہا "افراطِ زر" تو یہاں زر کا مطلب سونا نہیں ہے اس کا مطلب ہے روپیہ پیسہ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پرانے بزرگ جب اپنے پاس روپے پیسے کا ذکر کیا کرتے تھے۔ تو اکثر ایک آہ سرد بھر کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

اے زر تو خدا نہٴ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

اگر ان بزرگوں کے سامنے کوئی جا کے یہ کہہ دیتا کہ پاکستان میں افراطِ زر کا مسئلہ درپیش ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس خیال سے بہت خوش ہوتے کہ مسلمانوں جیسی مفلس قوم کے پاس روپے پیسے کی افراط ہو گئی ہے۔ اور اگر آپ ان کی خدمت میں یہ عرض کرتے کہ حضرت اس افراطِ زر سے پاکستان کو نقصان ہو رہا ہے تو وہ غالباً حیرانی سے آپ کا منہ تکنے کہ یہ قصہ کیا ہے

بہر حال اب یہ افراطِ زر ہے کیا؟

ہمارے معاشی ماہرین نے اس کے متعلق جو کچھ کہا اور لکھا ہے اگر میں وہ سب کچھ آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں تو وقت ختم ہو جائے گا مگر بات ختم نہ ہوگی اور نہ ہی سمجھ میں آئے گی چلئے یہ ماہرین جو چاہیں فرمائیں۔ ہم اور آپ عام انسانوں کی سی بات کریں تو مناسب ہے۔ پہلے تو یہ سوچئے کہ یہ روپیہ ہے کس کام کی چیز؟ اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ ہم روپیہ اس لئے مانگتے ہیں۔ اور اس سے اس لئے محبت رکھتے ہیں کہ اس سے ہمارے کام نکلتے ہیں تو آپ ضرور مجھ سے اتفاق کریں گے۔ اب یہ کام نکلنا کیا معنی؟ اگر آپ غور فرمائیں تو اس کا مطلب بالآخر یہ نکلے گا کہ اگر روپیہ ہمارے پاس موجود ہو تو ہم کسی کو وہ روپیہ دے کر اس کے بدلے میں اس سے کوئی چیز لے سکتے ہیں۔ آپ نوکر کو روپیہ دیجئے گا تو وہ آپ کی خدمت کرے گا۔ اور اگر دوکاندار کو دیجئے گا تو جو چیز اس کی دوکان سے مطلوب ہوگی وہ ضرور لیجئے گا۔ دوسرے لفظوں میں روپیہ لین دین کا ذریعہ ہے یا معاشی ماہرین کی زبان میں مبادلے کا وسیلہ۔

ہمارا اور آپ کا انفرادی مسئلہ اتنا ہی ہے اگر وہ روپیہ ہمارے پاس موجود ہو تو ہم اس سے اپنی ضروریات کی چیزیں مہیا کر سکتے ہیں۔ روپیہ زیادہ .... تو زیادہ خرچ کر سکتے ہیں کم ہو تو کم۔ مگر جب ہم افراطِ زر اور قلت زر کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو ہمارا اشارہ اپنے انفرادی مسائل کی طرف نہیں ہوتا بلکہ ملک کے معاشی حالات کی طرف ہوتا ہے یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ روپے کا تعلق ان چیزوں سے ہے جنہیں روپے سے خریدا جا سکتا ہے ہر ایک ملک میں روپے اور اشیاء کے درمیان ایک تناسب ہوتا ہے جس پر قیمتوں کا انحصار ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر کسی ملک میں کل روپیہ ایک لاکھ ہو اور کل چیزیں تعداد میں سو ہوں تو ان میں سے ہر ایک چیز کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہوگی۔ اگر روپیہ دس لاکھ ہو اور چیزیں وہی سو کی سو ہیں۔ تو ہر ایک چیز کی قیمت ایک ہزار روپے کی بجائے دس ہزار روپے ہوگی۔ اسی طرح اگر روپے کی رقم وہی ایک لاکھ ہی رہے مگر چیزوں کی تعداد سو سے گھٹ کر دس رہ جائے تو ہر ایک چیز کی قیمت پھر بھی دس ہزار ہوگی میں ان چیزوں کا تذکرہ کر رہا ہوں جن کی مانگ رہتی ہے۔ البتہ یہ مثال ایک موٹی اور بھدی مثال ہے۔ ماہرین معاشیات سن پائیں گے تو بڑے اعتراض کریں گے اور میرے پاس ان اعتراضات کا جواب نہ ہوگا۔ میرا مطلب صرف یہ عرض کرنا تھا کہ روپے اور اشیائے ضروری کا باہمی تناسب اور توازن دو طرح سے بگڑ سکتا ہے یا تو روپیہ کی کمی اور زیادتی سے یا چیزوں کی کمی اور زیادتی سے۔ دونوں صورتوں میں اس کا اثر قیمتوں پر پڑتا ہے روپیہ زیادہ ہو جائے اور چیزیں کم ہو جائیں یا روپیہ زیادہ ہو جائے اور چیزیں اتنی رہیں یا روپے کی رقم وہی رہے اور چیزوں کی تعداد کم ہو جائے تو ان سب صورتوں میں چیزوں کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ اس کے برعکس جو صورت ہوگی اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چیزوں کی قیمتوں میں کمی واقع ہو جائے گی افراطِ زر کا مسئلہ محض ایک کتابی بحث نہیں اس کا حال جرمن قوم سے پوچھئے۔ جنہوں نے افراطِ زر کی مصیبتیں جھیلی ہیں۔ ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء کے لگ بھگ جرمنی میں یہ حالت ہو گئی تھی کہ اگر کسی ہوٹل میں ایک چائے کی پیالی پینے کے لئے جانا ہو تو نوٹوں کی ایک ٹوکری بھر کر ساتھ لے جانی پڑتی تھی قریب قریب یہی کیفیت چین میں دوسری جنگ عظیم کے بعد پیش آئی۔ اب آپ خود ہی خیال فرمائیے کہ ایسی حالت میں جرمنی کے سکے کی کیا قدر و قیمت باقی رہی ہوگی یہ ایک ظاہر بات ہے کہ جب چیزوں کی قیمتیں معمول سے زیادہ ہو جائیں تو روپے کی قیمت گر جاتی ہے جس ملک کو اپنے سکے کی قیمت بڑھانا مطلوب ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہاں چیزوں کی بہتات ہو اور مقابلۃً روپے کی قلت ہو۔ اس کے برعکس جہاں روپے کی بہتات اور چیزوں کی کمی ہو وہاں روپے کی قیمت کم ہوگی۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ روپے کی قیمت گر جانے سے لوگوں کا جمع کیا ہوا سرمایہ اور برسوں کی محنت اور کفایت شعاری سے بچایا ہوا روپیہ بھی کم قیمت ہو کر ضائع ہو جائے گا۔ اور اسی طرح ان کی سالہا سال کی محنت برباد ہو جائے گی۔ اس کا اثر غریب طبقے پر خاص طور سے زیادہ ہوگا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ پاکستان میں "افراطِ زر" کا مسئلہ پیدا ہو چکا ہے تو ہمارا مطلب خدانخواستہ یہ نہیں ہوتا کہ ہمارے ہاں کی صورت حالات کا جرمنی کے "افراطِ زر" سے دور کا بھی تعلق ہے۔ ...... البتہ یہ ضرور ہے کہ ہمارے ہاں بازار میں خرید سے جانے والی چیزوں کے مقابلے میں روپیہ جتنا چاہئے اس سے زیادہ ہے اور روپے کے لحاظ سے چیزیں جتنی موجود ہونی چاہئیں اس سے کم ہیں یہی وجہ ہے کہ کچھ عرصے سے اشیائے ضروری کی چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا چلا آ رہا تھا موجودہ حکومت نے اب تک جو اقدامات کئے ہیں ان کی وجہ سے حالات بڑی حد تک روبہ اصلاح ہیں۔ مگر افراطِ زر کے مسئلے کا مکمل حل ابھی کچھ وقت لے گا۔

اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ پاکستان میں افراطِ زر کی کیا وجہ ہے تو میں عرض کروں گا کہ اس کے یہی دو بڑے سبب ہیں کہ روپیہ زیادہ ہے اور بازار میں چیزیں کم۔ یہ روپیہ اتنا کہاں سے آیا۔ سو یہ تو آپ کو علم ہے کہ حکومت پاکستان کے اخراجات اچھے خاصے ہیں۔ اپنے عزیز ملک کی حفاظت کے لئے ہمیں اپنی بری، بحری اور ہوائی فوج پر بہت کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کے مختلف محکموں کے اخراجات کی کفالت بھی لازمی ہے اور ان کا خرچ بھی حکومت کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا ہے یہ سب روپیہ جو حکومت خرچ کرتی ہے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے اور وہ اسے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ خرچ کی ایک بہت بڑی مد ہمارے ترقیاتی منصوبے ہیں۔ جیسے وارسک کا بند منگلا کا بند اور ایسے ہی اور بڑے بڑے منصوبے۔ ان منصوبوں پر کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ آب پاشی کے ایک بڑے منصوبے پر تمام طور سے سات آٹھ سال سے کم کا عرصہ نہیں لگتا۔ اس عرصے میں روپیہ خرچ ہوتا رہتا ہے اور حکومت کے ملازمین اور ٹھیکیداروں کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے۔ مگر ملک کی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوتا۔

آب پاشی کے اس منصوبے سے زمین ملک کے آبی ذرائع میں جس اضافہ کی توقع ہوتی ہے اس میں ابھی تک دیر ہوتی ہے .... نتیجہ یہ کہ ملک کی پیداوار جوں کی توں رہتی ہے اور چیزوں میں اضافہ نہیں ہوتا مگر روپیہ پانی کی بجائے پانی کی طرح بہتا رہتا ہے

مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس روپے کو خرچ کرنے کی ضرورت ملک کی آبادی کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ آبادی جتنی بڑھے گی اس کی ضروریات بھی بڑھیں گی اور وہ ضروریات مہیا ہو سکیں یا نہ ہو سکیں روپے کو خرچ کرنے کی ترغیب بلکہ مجبوری میں اضافہ ہوگا۔ ان ملکی ضروریات اور ترقیاتی منصوبوں کے اخراجات سال بہ سال بڑھتے رہے ہیں آبادی بھی بڑھتی رہی ہے مگر اس کے برعکس ملکی پیداوار اس حد تک نہیں بڑھ سکی جس کی ضرورت تھی۔ بلکہ گذشتہ چند سال میں زرعی پیداوار ضرورت سے کم رہتی ہے۔ (باقی)

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۲۴ کو بعد نماز مغرب ہوسٹل جامعہ احمدیہ نمبر ۲ میں مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب عمل میں آئی چائے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں حافظ مسعود احمد صاحب نے درثمین سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسار نے مکرم قریشی صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ مکرم قریشی صاحب نے ایڈریس کے جواب میں قیمتی نصائح فرمائیں۔ پھر اجتماعی دعا ہوئی۔

محمد رفیق پرواز سیالکوٹی

درخواست دعا

میرے بچے منور احمد و امۃ الحی بعارضہ بخار بیمار ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے آمین۔ حلیمہ بیگم دارالصدر غربی ربوہ

انصار اللہ کے امتحان کا نتیجہ

۱۹ر اکتوبر کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قرآن مجید کے پارہ دوم کے نصف اول کے ترجمہ کا امتحان منعقد ہوا تھا۔ اس کی قسط اول ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام مجلس انصار اللہ	نام امتحان دہندگان	نمبر حاصل کردہ
۱	سیالکوٹ شہر	حکیم سید پیر احمد صاحب	۳۲½
		محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار	۴۳
		محمد اقبال صاحب	۳۷
		سعید احمد صاحب انور (خادم)	۴۲½
		سعید عبد الشکور صاحب	۴۲½
		محمد ابراہیم صاحب	۳۵
		محمد احمد صاحب قمر	۳۵
		چوہدری اللہ دتہ صاحب	۴۶
		ارشد علی صاحب	۴۰
		برکت علی صاحب	۴۱
		محمد الدین صاحب	۴۷
		فضل احمد صاحب	۴۲
		سید عبد الغفور صاحب	۱۸
		بابو قاسم الدین صاحب	۴۷½
		محمود احمد صاحب	۴۲
		ایم محمد حسین صاحب	۴۰½
۲	لاہور	شاہ محمد صاحب شاہد	۴۸
		حیات محمد صاحب	۴۱
		شیخ محمد لطیف صاحب	۴۲½
		قاضی عطاء اللہ صاحب	۴۰½
		ڈاکٹر احمد علی صاحب	۴۲½
		محمد عبد الحسن صاحب کلیم	۴۴½
		رحمت اللہ صاحب	۳۲
		صوفی عطا محمد صاحب	۴۷
		عبد الواحد خان صاحب	۴۷
		سردار بشیر احمد صاحب	۴۶
		کریم احمد صاحب نعیم	۴۵
		عبد الجلیل صاحب عشرت	۱۴½
		فقیر اللہ صاحب	۳۴½
		ملک بشیر احمد صاحب اسلامیہ پارک	۴۷½
		چوہدری محمد افضل صاحب	۴۶
		چوہدری عبد الستار صاحب	۳۵½
		ناصر علی صاحب	۱۰
۳	مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	ماسٹر غلام محمد صاحب	۴۶
		محمد حیات صاحب	۴۴½
		غلام رسول صاحب	۴۹
		غوث محمد صاحب	۱۷
		علی محمد صاحب	۳۵½
۴	سکھر (سندھ)	قریشی عبد الرحمن صاحب	۴۴½
		چوہدری محمد شفیع صاحب	۳۰
		راجہ فخر الدین صاحب	۳۳
		محمد رفیع صاحب صوفی	۴۲½
۵	شیخوپورہ	محمد بخش صاحب	۳۳
		حکیم مرغوب اللہ صاحب	۴۰
	شیخوپورہ	شیخ گلزار محمد صاحب	۳۶
		مرزا جان عالم بیگ صاحب	۳۷
		بشیر احمد صاحب قریشی	۳۸
		امۃ الحی صاحبہ دختر بشیر احمد صاحب	۳۴
		امۃ الحی صاحبہ بنت مرغوب اللہ صاحب	۴۷
		ظہور حسین صاحب	۴۶
		چوہدری محمد انور حسین صاحب	۴۰
		مبارک احمد صاحب قمر (طفل)	۴۰
۶	سمبڑیال	ملک سراج الدین صاحب	۴۰
		محمد امین صاحب	۳۸
۷	میو ہسپتال لاہور	ملک عزیز احمد صاحب سیالکوٹی	۴۹
۸	ملتان شہر	مستری نذیر احمد صاحب	۳۳
		رحیم بخش صاحب	۳۶
		عبد الرحیم خان صاحب	۳۲
۹	نواب شاہ (سندھ)	ڈاکٹر بشیر محمد خان صاحب	۴۳
		محمد حمید صاحب	۳۰
۱۰	گجرات	چوہدری محمد اسلم صاحب	۴۲
		ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب	۴۲
		عبد المالک صاحب	۳۲
		شیخ عزیز اللہ صاحب	۴۰
		بشیر احمد صاحب بیرالوی	۴۲
۱۱	جڑانوالہ	قطب الدین صاحب	۴۲
		ڈاکٹر محمد انور صاحب	۴۰
		برکت علی صاحب لائق	۴۸
		عبد الرحمن صاحب بنگجری	۴۷
		قاضی غلام نبی صاحب	۳۸
۱۲	ننکانہ صاحب	فضل خیر بیگم اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب	۲۸
		محمد شفیع صاحب	۳۶
		غلام جیلانی قریشی	۳۲
		اللہ داد خان صاحب	۳۴
		ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۳۴
۱۳	نکوگھیاٹ ضلع سرگودھا	محمد احمد صاحب	۳۸
		محمد خلیل الرحمن صاحب	۳۴
		کابل الدین صاحب	۳۸
		حافظ سید بشیر احمد صاحب	۴۲
		افتخار احمد صاحب	۳۸
۱۴	سرگودھا	محمد عالم صاحب	۱۰
		بھائی محمود احمد صاحب	۴۳
		سراج الدین صاحب	۳۶
۱۵	کراچی	محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی	۴۱
		ملک عبد الرحمن صاحب	۴۴
		ظہور الحسن صاحب	۴۵
		عبد الحمید صاحب مارٹن روڈ	۴۳
		عبد المجید صاحب لارنس روڈ	۴۷
	کراچی	چوہدری ظفر الحسن صاحب	۳۹
		محمد حمید احمد صاحب	۳۹
		محمد علی صاحب	۱۲
		قریشی علی محمد صاحب	۱۹
		ملک محمد اشرف خان صاحب	۴۲
		محمد عبد اللہ صاحب	۳۵
		ماسٹر عبد المجید صاحب	۳۶
		کرم الدین صاحب	۳۰
		صوفی عبد الرحمن صاحب	۱۱
		یوسف خان صاحب	۴۴
		محمد اکرم صاحب	۳۳
		رفیع الزمان خان صاحب	۴۵
		شیخ عبد الحق صاحب	۴۲
		شیخ خلیل الرحمن صاحب	۳۷
		ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۳۱
		عبد الواحد صاحب صدیقی	۴۷
		عبد المجید صاحب	۴۷
	کراچی	چوہدری عبد الحق صاحب ورک	۳۷
		حبیب احمد صاحب ملک	۴۱
		نیاز احمد صاحب	۲۸
		عزیز احمد صاحب	۳۶
		سید عبد الکریم صاحب	۴۰
		شیخ رحمت اللہ صاحب	۴۲
		چوہدری فیض عالم خان صاحب چکوڑی	۳۴
		نذیر احمد صاحب	۳۹
		سردار محمد صاحب	۲۹
		صوفی عبد الحکیم صاحب	۳۹
		عبد الکریم صاحب	۴۳
		حافظ محمد غنی صاحب	۴۳
		میر امان اللہ صاحب	۱۲
		عبد الغفور صاحب تقی	۴۵
		مرزا عبد الرحمن صاحب	۴۲
		فتح محمد صاحب [illegible]	۲۹

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میری لڑکی حمیدہ بشارت کا نکاح ذوالفقار احمد صاحب ابن مکرم حکیم خورشید احمد صاحب ساکن کاچھا ضلع لاہور کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور یہ اس کے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین۔

(خاکسار محمد حنیف وارنٹ آفیسر ابن مولوی محمد حسین صاحب رفیق سلسلہ احمدیہ محلہ دار النصر ربوہ)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

خریداران ریویو کی فہرست میں کئی نام ایسے بھی ہیں جن کے ذمے ۱۹۵۷ء کا چندہ بقایا میں چلا آرہا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے بقائے صاف کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور ریویو کے فنڈ کو مضبوط کرنے کا موجب ہوں۔ یا اگر جلسہ سالانہ پر آنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو دفتر میں تشریف لا کر اپنا اپنا بقایا صاف کر کے ممنون فرما دیں۔

(مینیجر ریویو آف ریلیجنز)

قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

جملہ قائدین اضلاع سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی مساعی کی ماہوار رپورٹیں باقاعدگی سے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱۔ میں سالہا سال سے AMOEBIC DYSENTRY یعنی پرانی پیچش یا سنگرہنی میں مبتلا ہوں۔ بے شمار علاج کروا چکا ہوں کبھی کبھی کسی علاج سے عارضی افاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن مرض پھر شدت سے عود کر آتا ہے۔ طبیعت بے حد کمزور ہو گئی ہے۔ احباب میری صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اگر کسی صاحب کو اس مرض کا کوئی مجرب علاج معلوم ہو تو ازراہ نوازش مجھے تحریر فرمائیں۔

عبد الجلیل عشرت مکان ۱۲ اندر سٹریٹ
کرشن نگر — لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۱۵۵:۔ میں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری منیر احمد عارف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

تفصیل زیورات دو جوڑی سونے کی چوڑیاں وزن ۷ تولے قیمت -/۷۸۴ روپے گلوبند سونے کا ۳ تولے قیمت -/۳۳۶ روپے ٹیکہ سونے کا ۱ تولہ قیمت -/۱۱۲ روپے کانٹے سونے کے وزن ½ ۱ تولہ قیمت -/۱۶۸ روپے انگوٹھیاں تین عدد آدھا تولہ -/۵۶ روپے کل قیمت -/۱۳۶۸ روپے۔ میرا مہر -/۱۰۰۰ روپیہ ہے جو کہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میری موجودہ جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ صفیہ بیگم

گواہ شد:۔ مقبول احمد ذبیح شاہد پریذیڈنٹ دار الصدر جنوبی (ربوہ)

گواہ شد:۔ عطاء اللہ کلیم واقف زندگی وکالت تبشیر ربوہ۔ سکرٹری تعلیم محلہ دار الصدر جنوبی۔

نمبر ۱۵۱۵۷:۔ میں امام الدین ولد میاں جان محمد بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ × عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت خلیفہ ثانی ساکن مصری شاہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۹-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت یکصد روپیہ نقد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بذریعہ جیب خرچ لڑکوں کی طرف سے مبلغ بیس روپیہ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط الرقوم۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

العبد:۔ امام دین۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ شریف احمد حقیقی لڑکا سیکرٹری مال حلقہ مصری شاہ لاہور ۱۲/۱۲ شاد باغ لاہور

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن الہی پارک حلقہ مصری شاہ لاہور۔

نمبر ۱۵۱۵۸:۔ میں بشیر احمد نظام ولد نظام الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازم ریلوے عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرشن نگر لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۱-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط الرقوم ملک عبد اللطیف ستکوہی مکان ۲۶ گلی ۳ رام نگر لاہور سیکرٹری اصلاح و ارشاد سنت نگر لاہور

العبد بشیر احمد نظام سکرٹری مال مکان نمبر ۵ گوردواس رام سٹریٹ ۱۲/۱ کرشن نگر لاہور

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد۔ محمد داؤد بقلم خود ولد محمد اسماعیل گھڑی ساز مکان نمبر ۳۱۲/۵ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

نمبر ۱۵۱۵۹:۔ میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ صوفی شاہ محمد صاحب قوم موچی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۱ء ساکن داتہ زیدکا ڈاکخانہ تھٹیاں والی ضلع سیالکوٹ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد صرف یکصد روپیہ مہر ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے میں اپنے مہر یکصد روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ جو انشاء اللہ جلدی ۱/۱۰ حصہ جائیداد مبلغ -/۲۵ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرا دوں گی نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کی ادائیگی کا ذمہ وار میرا خاوند ہوگا۔

الامۃ نشان انگوٹھا برکت بی بی زوجہ شاہ محمد ساکن داتہ زیدکا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نشان انگوٹھا صوفی شاہ محمد خاوند موصیہ ساکن داتہ زیدکا۔

گواہ شد چوہدری بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۵۱۶۰:۔ میں شہلا بیگم زوجہ سید سہیل احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال پنڈدادنخان ضلع جہلم۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے نکلس دو عدد۔ طلائی قیمت مبلغ -/۵۰۰ روپے لاکٹ دو عدد طلائی قیمت -/۴۰ روپے۔ کڑا ایک جوڑی۔ طلائی قیمت -/۳۰۰ روپے۔ دست بند ایک جوڑا طلائی قیمت -/۲۰۵ روپے پنڈی ایک جوڑا طلائی قیمت -/۲۰۰ روپے انگوٹھی دو چار عدد طلائی قیمتی ان کے علاوہ مبلغ -/۵۰۰۰ حق مہر بھی میری جائیداد ہے جو اس وقت میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ملکیت میں آئے گی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان حقدار ہوگی

الامۃ شہلا بیگم

گواہ شد۔ سید سہیل احمد۔ ایس ڈی۔ او پنڈدادنخان خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر ممتاز نبی بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈدادنخان

نمبر ۱۵۱۶۱:۔ محمد ابراہیم ولد روشن دین قوم کمبوہ پیشہ دکانداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن رتی چک نمبر ۵۔ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۱-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد بذریعہ حکمت مبلغ -/۸۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

المرقوم حکیم جلال دین منڈی مرالی بلوچاں ضلع شیخوپورہ

العبد محمد ابراہیم ولد روشن دین۔

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ انسپکٹر تحریک جدید حلقہ شیخوپورہ

لازمی برآمد کی سکیم عنقریب نافذ کر دی جائے گی

صنعت کاروں کو اپنی پیداوار کا کچھ حصہ لازماً برآمد کرنا پڑے گا

کراچی ۱۰ دسمبر مرکزی وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں نے کل یہاں انکشاف کیا کہ حکومت عنقریب لازمی برآمد کی ایک سکیم نافذ کرے گی۔ اس سکیم کے تحت بعض منتخب صنعتی یونٹوں کو اس بات کا پابند کر دیا جائے گا کہ وہ اپنی مجموعی پیداوار کا ایک مخصوص حصہ برآمد کریں۔

وزیر صنعت نے یہ انکشاف یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ پریس کانفرنس میں وزیر صنعت نے حکومت کی نئی صنعتی پالیسی اور قیمتوں پر حال ہی میں نافذ کردہ کنٹرول کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی۔

مسٹر ابوالقاسم نے ملکی سوت اور کپڑے کی برآمدی تجارت میں غیر موافق رجحان پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ حکومت ٹیکسٹائل انڈسٹری کی امکانی برآمدات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے اقدامات پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے

وزیر صنعت نے برآمدی مہم شروع کرنے کے بارے میں نئی حکومت کے عزم پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جو صنعت کار موقعہ کی نزاکت کا احساس نہ کرتے ہوئے اپنا مال برآمد کرنے میں ناکام رہیں گے انہیں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بہرکیف حکومت صنعت کاروں کو اپنے مال کی برآمد کے بارے میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائے گی۔

بھارتی فوجوں نے آسام میں پتھاریہ کے پاکستانی علاقہ پر قبضہ کر لیا

ڈھاکہ ۱۰ دسمبر۔ بھارتی فوجوں نے ضلع آسام میں پتھاریہ کے محفوظ جنگلات کے پاکستانی علاقہ میں کندی تلہ (ہرنگی کندی تلہ) پر قبضہ کر لیا ہے۔ پاکستانی باشندے اس علاقہ سے بانس وغیرہ کاٹا کرتے تھے اور اس علاقہ پر پاکستانی قبضہ کے بارہ میں کبھی کوئی تنازعہ نہیں ہوا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے اس سلسلہ میں حکومت آسام سے شدید احتجاج کیا ہے۔ اور پاکستانی علاقہ سے بھارتی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ سرحدی تنازعات کے بارے میں نون نہرو معاہدے کے مطابق پتھاریہ کے محفوظ جنگلات کے متعلق آسام اور مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹریوں کی ملاقات ہونے والی تھی۔ مشرقی پاکستان اور آسام کے محکمہ جنگلات کے اعلیٰ افسروں کی ابتدائی بات چیت ابھی حال ہی میں ہو چکی تھی۔ بھارتی حکام نے چیف سیکرٹریوں کی مجوزہ ملاقات کا انتظار کئے بغیر یکطرفہ کارروائی کی۔ اور جبراً پاکستانی علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

بھارتی سرحدی فوج کی مسلسل جارحانہ کارروائی کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جا رہا ہے اور بھارتی فوج کی طرف سے مزید جارحانہ عزائم کی روک تھام کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

بیروت ۱۰ دسمبر اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ لبنان میں مقیم اقوام متحدہ کا آخری مبصر کل لبنان سے چلا گیا۔ یہ مبصر اس سال جون میں سابق حکومت لبنان کی درخواست پر یہاں آئے تھے۔ اور انہیں لبنان کے معاملات میں شام و مصر کی وسیع پیمانے پر مداخلت کی تحقیقات کا کام سونپا گیا تھا۔ مبصرین ۲۱ ملکوں کے چھ سو نمائندوں پر مشتمل تھے۔

نہری پانی کی بات چیت آج شروع ہو گئی

واشنگٹن ۱۰ دسمبر عالمی بنک کے زیر اہتمام نہری پانی کے متعلق پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کا مشترکہ اجلاس آج یہاں شروع ہو رہا ہے۔ اس امر کا اعلان یہاں بنک کے ایک ترجمان نے کیا ہے

نہری پانی کی تقسیم کے متعلق سہ طرفی بات چیت کا موجودہ دور گذشتہ منگل کو شروع ہوا تھا جبکہ بھارتی وفد نے مسٹر گلہاٹی کی قیادت میں عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر ایلف سے ملاقات کی تھی۔ اس کے بعد بھارتی نمائندے روزانہ عالمی بنک کے حکام سے بات چیت کرتے رہے۔ پاکستانی وفد کے قائد مسٹر جی معین الدین گذشتہ جمعرات کو یہاں پہنچے تھے۔

عالمی بنک کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مسٹر ایلف کی زیر قیادت پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کی مشترکہ بات چیت قریباً تین ہفتے جاری رہے گی۔

افریقہ میں نوآبادیاتی تسلط کا خاتمہ

عکرہ ۱۰ دسمبر۔ گھانا کے وزیراعظم کوامے نکرومہ نے آل افریقی پیپلز کانگرس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۹۶۰ء سے افریقہ میں نوآبادیاتی نظام کے خاتمے کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ مسٹر نکرومہ نے افریقی ملکوں میں کامل اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔